مدیر اعلیٰ کے قلم سے

# مرزائیت اور اس کے معتقدات

مرزائی عقائد کا تذکرہ کرتے ہوئے ہم پچھلے شمارہ میں ذکر کر چکے ہیں کہ ان کے دینی معتقدات اور نظریات مسلمانوں سے بالکل الگ الگ اور جدا جدا ہیں۔ تصور الٰہ سے لے کر عبادات و معاملات تک یہ اپنے مخصوص افکار و خیالات رکھتے ہیں۔

دوسرا بنیادی عقیدہ جو مسلمانوں سے انہیں نمایاں طور پر الگ امت قرار دیتا ہے وہ عقیدہ ختم نبوت ہے۔ مرزائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ:

نبوت محمد عربی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ختم نہیں ہوئی بلکہ آپ کے بعد بھی جاری ہے۔ چنانچہ مرزا غلام احمد کا بیٹا اور خلیفہ ثانی میاں محمود احمد رقمطراز ہے:

"ہمارا یہ بھی یقین ہے کہ اس امت کی اصلاح اور درستی کے لیے ہر ضرورت کے موقع پر اللہ تعالیٰ اپنے انبیاء بھیجتا رہے گا" ۱؎

اور:

"انہوں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ خدا کے خزانے ختم ہو گئے ........ ان کا یہ سمجھنا خدا تعالیٰ کی قدر کو ہی نہ سمجھنے کی وجہ سے ہے۔ ورنہ ایک نبی تو کیا میں کہتا ہوں ہزار نبی ہوں گے" ۲؎

نیز انہیں سے ایک مرتبہ سوال کیا گیا کہ کیا آئندہ بھی نبی آتے رہیں گے تو جواب میں کہا:

"ہاں قیامت تک رسول آتے رہیں گے۔ اگر یہ خیال ہے کہ دنیا میں خرابی پیدا ہوتی رہے گی تو پھر یہ بھی ماننا پڑے گا کہ رسول بھی آتے رہیں گے" ۳؎

---

۱؎ الفضل قادیان ۱۲؍ مئی ۱۹۲۵ء ۲؎ انوار خلافت ص ۶۲ مصنفہ مرزا محمود احمد ۳؎ الفضل ۲۷؍ فروری ۱۹۲۷ء

حالانکہ اس کج فہم کو یہ بھی علم نہ ہو سکا کہ خود حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام بیماریوں کی نشاندہی فرما کر ان کا علاج تجویز کر دیا ہے۔ اس لیے اب کسی نئے نبی کی ضرورت نہیں کہ وہ آئے اور امراض کی تشخیص و علاج کرے۔ آپ کے اس فرمان گرامی کا بھی یہی معنیٰ ہے:

كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ تَسُوسُهُمُ الْأَنْبِيَاءُ كُلَّمَا هَلَكَ نَبِيٌّ خَلَفَهُ نَبِيٌّ آخَرُ وَإِنَّهُ لَا نَبِيَّ بَعْدِيْ وَسَيَكُوْنُ الْخُلَفَاءُ فَيَكْثُرُوْنَ

کہ بنی اسرائیل کی نگہداشت انبیاء کی ذمہ داری تھی جب بھی ایک نبی رخصت ہوتا دوسرا اس کی جگہ لے لیتا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں البتہ میرے نائبین کثرت سے ہوں گے[1]

یعنی یہ ذمہ داری کہ ہر دور میں اسلام کی نشر و اشاعت اور دین حنیف کی سربلندی کے لیے کام کیا جائے اور قوم کو ان غلطیوں پر ٹوکا جائے جس پر سرورِ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم نے نکیر فرمائی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نائبین پر عائد ہوتی ہے اور آپ کے حقیقی نائبین علماء ہیں۔ جیسا بخاری شریف میں آیا ہے کہ آپ نے فرمایا:

إِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْأَنْبِيَاءِ[2]

کہ علماء انبیاء کے وارث ہیں۔

اور رب کریم نے بھی کلام حکیم میں اسی بات کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد کیا ہے:

فَلَوْلَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِّنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ إِذَا رَجَعُوْا إِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ[3]

اور کیوں نہ نکلے ہر فرقہ میں سے ان کے ایک حصہ تا سمجھ پیدا کریں دین میں اور تا خبر پہنچا دیں اپنی قوم کو جب پھر جاویں ان کی طرف شاید وہ بچتے رہیں (ترجمہ شاہ عبد القادرؒ)

---

[1] بخاری، مسلم، ابن ماجہ، احمد [2] بخاری، ترمذی [3] سورہ توبہ آیت ۱۲۲

اور حقیقت یہ ہے کہ مرزائیوں نے اس نظریے کو کہ " جب تک فساد باقی ہے نبی کی ضرورت باقی ہے " صرف مرزا غلام احمد کی نبوت کے اثبات کے لیے فروغ دیا ہے ورنہ وہ کون سا فساد ہے جس کی مرزا غلام احمد نے اصلاح کی ہے جب کہ وہ خود سرچشمۂ فساد اور منبعِ اختلاف ہے۔

اور یہ نہیں کہ اس عقیدہ کی اختراع مرزائیوں کے سر ہے خود مرزا غلام احمد کا یہ نظریہ نہ تھا بلکہ وہ بھی یہی کہتے ہیں کہ :-

" انعام خداوندی ہے کہ انبیاء آتے ہیں اور ان کا سلسلہ منقطع نہ ہو اور یہ اللہ کا قانون ہے جسے تم توڑ نہیں سکتے" لہ

اور پھر جب بابِ نبوت (اگرچہ نبوتِ کاذبہ ہی سہی) کھل گیا تو اس میں سب سے پہلے داخل ہونے والے خود مرزا غلام احمد ہی تھے۔ اسی لیے مرزائی یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ مرزا غلام احمد نہ صرف نبی اللہ اور رسول اللہ ہیں بلکہ تمام انبیاء و مرسلین سے افضل و اعلیٰ بھی ہیں اور فخر الاولین و الآخرین کے لقب سے ملقب بھی۔ چنانچہ خود قادیانی اپنے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے :-

" اور میں اس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اسی نے مجھے بھیجا ہے اور اسی نے میرا نام نبی رکھا ہے اور اسی نے مجھے مسیح موعود کے نام سے پکارا ہے اور اسی نے میری تصدیق کے لیے بڑے بڑے نشان ظاہر کیے جو تین لاکھ تک پہنچتے ہیں" ٢ہ

نیز :-

" سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیاں میں اپنا رسول بھیجا اور خدا تعالیٰ بہر حال جب تک طاعون دنیا میں رہے گا۔ گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا ٣ہ کیوں کہ یہ اس کے رسول کا تخت گاہ ہے اور یہ تمام امتوں کے لیے نشان ہے" ٤ہ

---

لہ ملخص از لیکچر سیالکوٹ ص ۲۲ ٢ہ تتمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۲ مصنفہ مرزا غلام احمد قادیانی -

٣ہ خدا کی قدرت کہ ستر برس تو بڑی بات خود متنبیٔ قادیان کی زندگی میں ہی قادیان کو (باقی برصفحہ

"خدا تعالیٰ نے اس بات کے ثابت کرنے کے لیے کہ میں اس کی طرف سے ہوں اس قدر نشان دکھلائے ہیں کہ وہ ہزار نبی پر بھی تقسیم کیے جائیں تو ان کی بھی ان سے نبوت ثابت ہو سکتی ہے ......... لیکن پھر بھی جو لوگ انسانوں میں سے شیطان ہیں وہ نہیں مانتے۔" [1]

اور مرزائی جریدے "الفضل" میں تو صاف طور پر لکھ دیا:

"حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) من حیث النبوت ان ہی معنوں میں نبی اللہ اور رسول اللہ تھے جن معنوں میں ان آیات سے دیگر انبیاء سابقین مراد لیے جاتے ہیں۔" [2]

اور اسی اخبار میں مسلمانوں کے نام ایک اپیل بھی شائع ہوئی:

اے مسلمان کہلانے والو! اگر تم واقعی اسلام کا بول بالا چاہتے اور باقی دنیا کو اپنی طرف بلاتے ہو تو پہلے خود سچے اسلام کی طرف آجاؤ جو مسیح موعود (مرزا غلام) میں ہو کر

---

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۳)، طاعون نے اپنی لپیٹ میں لے لیا باوجودیکہ ملک کے دوسرے حصے اس وبا سے محفوظ رہے اور اس طرح رب قدوس نے قادیاں کی خانہ ساز نبوت کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیے چنانچہ خود غلام احمد اپنے داماد کے نام ایک خط میں اس بات کا اعتراف و اقرار کرتے ہیں کہ "اس جگہ طاعون سخت تیزی پر ہے۔ ایک طرف انسان بخار میں مبتلا ہوتا ہے اور صرف چند گھنٹوں میں مر جاتا ہے (مکتوب مرزا غلام احمد بنام نواب محمد علی مندرجہ مکتوبات احمد جلد ۵ ص ۱۱۲) اور پھر طاعون صرف قادیاں تک محدود بھی نہ رہی بلکہ خود مرزا غلام احمد کا گھر بھی اس سے نہ بچ سکا چنانچہ محمد علی کے نام لکھتے ہیں "بڑی عزتاں کو تپ ہو گیا تھا۔ اس کو گھر سے نکال دیا ہے ..... اور ماسٹر محمد دین کو تپ ہو گیا اور گلٹی بھی نکل آئی اس کو بھی باہر نکال دیا۔ آج ہمارے گھر میں ایک مہمان عورت کو جو دہلی سے آئی تھی بخار ہو گیا (مکتوبات احمدیہ ج ۵ ص ۱۱۵)، [3] دافع البلاء ص ۱۱ مصنفہ غلام احمد

حاشیہ صفحہ ہذا [1] چشمۂ معرفت ص ۳۱۷ للغلام القادیانی [2] اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۲ ستمبر ۱۹۱۴ء

ملتا ہے۔ اسی کے طفیل آج برّ و تقویٰ کی راہیں کھلتی ہیں۔ اسی کی پیروی سے انسان فلاح و نجات کی منزل مقصود پر پہنچ سکتا ہے۔ وہ (غلام) وہی فخر اولین و آخرین ہے جو آج سے تیرہ سو برس پہلے رحمۃ للعالمین بن کر آیا تھا"۔ لہ (نعوذ باللہ من ذالک)

اور مرزا غلام احمد کا بڑا فرزند اور مرزائیوں کا راہنما مرزا بشیر احمد کلمۃ الفصل میں لکھتا ہے:۔

غرضیکہ یہ ثابت شدہ امر ہے کہ مسیح موعود (غلام قادیان) اللہ تعالیٰ کا ایک رسول اور نبی تھا اور وہی نبی تھا جس کو نبی کریم صلعم نے نبی اللہ کے نام سے پکارا اور وہی نبی تھا جس خود اللہ تعالیٰ اپنی وحی میں "یا ایہا النبیؐ" کے الفاظ سے مخاطب کیا"۔ لہ

اور ہم نے اسی کتاب کے ایک مستقل باب میں مرزائیوں کی تحریروں سے ثابت کیا ہے کہ مرزائیوں کے نزدیک مرزا غلام احمد تمام انبیاء و رسل بشمول سرور کونین صلی اللہ علیہ وسلم افضل و اعلیٰ ہے۔

یہاں ہم صرف دو حوالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔ متنبیٔ قادیاں بنفسہٖ لکھتے ہیں:

وَاٰتَانِیْ مَا لَمْ یُؤْتَ اَحَدٌ مِّنَ الْعَالَمِیْنَ

کہ مجھ کو وہ چیز دی گئی ہے کہ دنیا و آخرت میں کسی ایک شخص کو بھی نہیں دی گئی" سلہ

اور:۔

انبیاء گرچہ بودہ اند بسے　　من بعرفان نہ کمترم ز کسے

آنچہ داد است ہر نبی را جام　　داد آں جام را مرا بتمام

کم نیم زاں ہمہ بروئے یقیں　　ہر کہ گوید دروغ ہست لعیں

---

لہ اخبار الفصل قادیاں ۲۶ ستمبر ۱۹۱۷ء

ملہ کلمۃ الفصل مندرجہ رسالہ ریویو آف ریلیجنز قادیاں ص ۱۱۴ ج ۱۴

سلہ ضمیمہ حقیقۃ الوحی ص ۸۷ غلام قادیانی